بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ احسان ۱۳۲۱ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۹½ بجے شب کو ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت تاحال ناساز ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور اسہال کی شکایت ہے حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے۔ خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔ الحمدللہ

سیدہ ام وسیم احمد صاحب حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی والدہ صاحبہ کچھ عرصے سے بیمار ہیں۔ سیدہ موصوفہ کا ارشاد ہے۔ کہ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب چونکہ ۱۵ روز کے لئے ناظر صاحب امور عامہ وخارجہ کی جگہ کام کریں گے۔ اس لئے خانصاحب منشی برکت علی صاحب ناظر بیت المال کے فرائض سرانجام دیں گے۔

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

جلد ۳۰ | ۲۰ ماہ احسان ۱۳۲۱ہش | ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ | ۲۰ ماہ جون سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۴۱

احرار کی ناکامی یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت ہے

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں ایک نوزائیدہ احراری اخبار "افضل" کے حوالہ سے اور ایک احراری کی تحریر کی بنا پر احرار کے مقرر کردہ امیر ملا عنایت اللہ کے متعلق بتایا گیا تھا۔ کہ:۔

"وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے جانشین کو نعوذ باللہ جھوٹا ثابت کرنے کے لئے آیا تھا۔ اور نہ صرف اکیلا آیا تھا۔ بہت سے حامیوں کو لے کر آیا تھا۔ وہ خود جھوٹا قرار پا چکا ہے۔ اور وہی لوگ اسے جھوٹا کہہ رہے ہیں۔ جن کا وہ امیر کہلاتا تھا۔ اور جنہوں نے اسے بڑی بڑی امیدوں کے ساتھ قادیان بھیجا تھا۔"

نیز لکھا تھا۔ اگر ظاہری اسباب پر کامیابی یا ناکامی کا دارومدار ہوتا۔ تو ضروری تھا۔ کہ احرار کو کامیابی ہوتی۔ آج تک ان کے وہ منصوبے پورے ہو چکے ہوتے جن کی تکمیل کے لئے انہوں نے قادیان کی طرف رخ کیا تھا۔ مگر ہوا کیا۔ یہ کہ جس شخص کو انہوں نے طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر اور اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا۔ وہ بھی ان کے ہاتھ سے گیا"۔

اس کے جواب میں چونکہ احرار کوئی معقول اور ۲۰ بات پیش نہیں کر سکتے۔ اس لئے احراری

اخبار "افضل" سہارنپور نے عجیب و غریب زبان میں اور نہایت بازاری لب و لہجہ میں "الفضل قادیان کی ہرزہ سرائی" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جس میں سب سے پہلے تو ہمارے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "بے وقوفی سے وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ "الفضل" صرف ان لوگوں کے لئے شائع ہوتا ہے۔ جو مرزا آنجہانی کے اندھے مقلد ہیں۔ اور "الفضل" میں لکھی ہر لغویت کو مرزا جی کا الہام سمجھتے ہیں۔ کسی اور کو اس کے پڑھنے اور مطالعہ کرنے کی سرکاری طور پر اجازت نہیں"۔ حالانکہ اخبار مذکور کو "الفضل" کا وہ پرچہ جس میں ملا عنایت اللہ کے متعلق مضمون لکھا گیا تھا۔ خاص طور پر بھیجا گیا۔ اور "الفضل" کے ساتھ تبادلہ نہ ہونے کے باوجود بھیجا گیا اگر یہ سمجھا جاتا۔ کہ کسی اور کو "الفضل" پڑھنے کی اجازت نہیں۔ تو "الفضل" کا پرچہ خود "افضل" کو کیوں بھیجا جاتا۔

اصل مضمون کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے "افضل" نے تو صرف ملا عنایت اللہ کی کوئی بریت نہیں کی۔ بلکہ اپنے "امیر شریعت" کے بیمثل جانشین کا بھی خدشہ ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "عنایت اللہ تو رہا عنایت اللہ اگر حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب

بخاری بھی مجلس احرار سے علیحدہ کر دیئے جائیں یا وہ مجلس کو چھوڑ جائیں۔ تو پھر کیا یہ ثابت ہوگیا۔ کہ غلام احمد آنجہانی نعوذ باللہ نبی تھا"۔

اس کے جواب میں گزارش ہے۔ کہ یقیناً ثابت ہوگا۔ اور ہو گا کیا۔ ہو چکا ہے اور قرآن کریم کے مقرر کردہ معیار کے رو سے ثابت ہو چکا ہے۔ کیا احرار میں سے کسی کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ قرآن کریم میں خدا نے سچے نبی کی صداقت پرکھنے اور اس کے مخالفین کے جھوٹے ہونے کا ایک معیار یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ خدا نے اس بات کو لازمی قرار دے رکھا ہے۔ کہ وہ اور اس کے رسول اپنے مخالفین پر غالب ہوں۔ جب مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری مع اپنے تمام لاؤ لشکر کے اور باوجود چالیس کروڑ مسلمانوں کو اپنی پشت پر بتانے کے اور ہزارہا روپیہ مسلمانوں کی جیبوں سے نکلوانے کے اپنے اس ادعا میں ناکام ثابت ہو چکے۔ کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ اور تین سال کے اندر اندر کوئی مرزائی دیکھنے کو بھی نہ ملے گا۔ تو اس میں کیا شبہ رہا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے قانون کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غلبہ عطا کر کے ثابت کر دیا۔ کہ آپ سچے نبی ہیں۔ کیا احراری بتا سکتے ہیں۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانا تو الگ رہا۔ قادیان کے در و دیوار سے ایک ریزہ بھی احراری ہلا سکے۔ اس کے مقابلہ میں ہم اعلان کرتے ہیں اور ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں۔ کہ جس کی آنکھیں ہیں۔ اور جو

غور کرنے والا دماغ اور انصاف پسند دل رکھتا ہے۔ آئے اور دیکھے۔ کہ جس وقت احرار نے مرکز احمدیت کے خلاف انتہائی زور و شور کے ساتھ حملہ کیا۔ اس کی نسبت آج خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر پہلو میں کس طرح ترقی اور مضبوطی حاصل ہو چکی ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی میں جماعت احمدیہ نے ایک طرف تو احرار اور ان کے تمام حامیوں اور مددگاروں کو شکست فاش دی اور دوسری طرف اخلاص اور قربانی میں غیر معمولی ترقی کی ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے بھی ہر رنگ میں اس کے لئے فضل کے دروازے کھول رکھے ہیں۔ اور سعادت مند لوگ جوق در جوق احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اگر احرار جماعت احمدیہ کو اور کوئی نقصان پہنچانے میں کامیاب نہ ہوتے ہوئے اس کی آئندہ ترقی کو ہی روک دیتے تو بھی ایک بات تھی۔ لیکن کیا اس میں انہیں کامیابی ہوئی۔ اور انہوں نے لوگوں کو احمدیت میں داخل ہونے سے روک دیا۔ قطعاً نہیں اور ہم دعوےٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ احرار جہاں جماعت احمدیہ میں سے کسی ایک فرد کو بھی اپنی طرف نہیں کھینچ سکے۔ وہاں اس وقت تک ہم ان لوگوں میں سے جن کی نمائندگی کا احرار کو دعوےٰ ہے ہزارہا آدمی احمدیت میں داخل کر چکے ہیں۔ یہ صرف دعوےٰ ہی نہیں۔ ہم ان کی نام بنام فہرستیں پیش کر سکتے ہیں۔ اور بتا سکتے ہیں۔ کہ ان میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لکھے پڑھے اور تعلیم یافتہ معززین شامل ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

خدام الاحمدیہ کا ماہوار جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہوار جلسہ ۲۱ ماہ احسان ۱۳۲۱ہش مطابق ۲۱ جون ۱۹۴۲ء بروز اتوار مسجد اقصیٰ میں سات بجے صبح منعقد ہوگا۔ اس جلسہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ سے خطاب فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ

اس اجلاس میں مجالس حلقہ ہائے قادیان کے تمام خدام و اطفال کی حاضری پابندی وقت کے ساتھ نہایت ضروری ہے۔ دوسرے احباب بھی ضرور تشریف لائیں مستورات کے لئے حضرت ام طاہر احمد صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ کے صحن میں انتظام کیا جائے گا۔ آلہ نشر الصوت بھی نصب کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

یہ بھی قرآن کریم کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ خدا تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے متعلق فرماتا ہے۔ اولم یروا انا ناتی الارض ننقصہا من اطرافہا۔ کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں۔ کہ ہم زمین کو اس کی اطراف سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں۔ یعنی لوگ اسلام میں داخل ہوتے جارہے ہیں۔ یہی معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے لئے پیش کیا جاسکتا ہے۔

غرض احرار کا اتنے جوش وخروش کے ساتھ احمدیت کے خلاف اٹھنا بڑے بڑے دعوے کرنا اور پھر اس طرح مونہہ کی کھانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ناقابل انکار ثبوت ہے۔

"الفضل" نے احرار کی ناکامی کا معیار یہ قرار دیا ہے۔ کہ "اگر احرار کا مشن جھوٹا اور خود غرضی پر مبنی ہوتا۔ تو مجلس کا دفتر بند اور قادیان کے مسلمانوں کو خلیفہ قادیان کے دست باطل پرست پر فروخت ہوجانا چاہیئے تھا" لیکن اگر دفتر بالکل بند ہوجائے تو احرار کی سابقہ اور موجودہ عبرتناک حالت کا موازنہ کس طرح ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کا دفتر ماتم سرائی کے لئے کچھ عرصہ کے لئے کھلا رہے۔ باقی رہا دفتر احرار کھلا رکھنے والوں کا فروخت ہوجانا۔ خدائی سلسلوں میں کسی کو خریدا نہیں جاتا بلکہ ان میں داخل ہونے کی پہلی شرط ہی یہ ہوتی ہے۔ کہ اپنا سب کچھ بیچ دیں۔ پس ان کے خریدنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں اگر احرار سے خرید و فروخت کرتے کرتے ان کی یہ خواہش ہو کہ انہیں خریدا جائے۔ اور "الفضل" نے ان کی اسی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ تو یاد رکھیں ہمارے نزدیک انکی قیمت پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے

بیرونی لجنات اماء اللہ کے لئے اطلاع

بیرونی لجنات اماء اللہ کو "تواعد وضوابط لجنہ اماء اللہ" کی کاپیاں بذریعہ وی۔پی بھجوائی جارہی ہیں۔ تمام لجنات کو چاہیئے۔ کہ وی پی ضرور وصول کرلیں ؛

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

شکریہ احباب

میرے لڑکے عزیز محمد لطف اللہ خان کی علالت کے دوران میں جن بزرگان اور احباب نے زبانی یا بذریعہ خط اظہار ہمدردی کیا۔ اور دعا فرمائی۔ میں ان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب و دیگر افراد خاندان نبوت سے دیگر بزرگوں نے جس شفقت اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ اس کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ خاکسار عبد اللہ خان امیر جماعت احمدیہ جمشید پور حال قادیان

ضلع گورداسپور میں احمدیہ کمپنی ۲ کی بھرتی کے لئے

کیپٹن صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا دورہ

تمام مقامی کارکنان و مبلغین جماعت احمدیہ ضلع گورداسپور کو واضح ہو۔ کہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب اسسٹنٹ ریکروٹنگ افسر لاہور ایریا ضلع گورداسپور سے احمدی نوجوانوں کی بھرتی کے لئے مقررہ وقت و تاریخ اور مقررہ مقام پر تشریف لارہے ہیں۔ ان کے آنے سے قبل ضروری ہے۔ کہ تمام کارکن اور مقامی مبلغین متعلقہ علاقہ میں بھرتی کے لئے نوجوانوں کو تیار رکھیں۔ بھرتی میں سب سے مقدم اس بات کو رکھنا چاہیئے۔ کہ ۵۰ فی صدی تعداد کم از کم ایسی ہو۔ جو خواندہ ہو مڈل تک تعلیم ہو۔ تو ان کی ترقی کے لئے مفید ہوگا۔ (ناظر امور عامہ)

تاریخ	مقام	وقت	قیام گاہ
۲۲ جون	علی وال	۹ بجے صبح	نہر کا بنگلہ
" "	فتح گڑھ چوڑیاں	۴ بجے بعد دوپہر	" "
۲۳ "	قلعہ لال سنگھ	۹ بجے صبح	نہر کا پل
" "	شکار	۴ بجے بعد دوپہر	بیٹھک چوہدری ... خان
۲۴ جون	ستھیالی	۹ بجے صبح	نہر کا بنگلہ
۲۴ جون	تیبڑی	۴ بجے بعد دوپہر	" "
۲۵ جون	ہرچووال	۹ بجے صبح	" "
" "	سری گوبند پور	۴ بجے بعد دوپہر	" "
۲۶ "	ٹھونڈی جھنگلاں	۸ بجے صبح	احمدیہ سکول
" "	ڈیری والا	۱۱ بجے صبح	بر مکان ذیلدار صاحب
" "	قادیان	۴ بجے بعد دوپہر	کوٹھی کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب

۱۹-۲۰-۲۱ جون تک۔ ہر روز صبح سے شام تک کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر بھرتی ہوگی۔

السابقون کے دوسرے دور میں شامل ہونیکے لئے آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ "میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست السابقون میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کریں۔ جن سے یہ نہ ہوسکے۔ ان کے لئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے وہ جولائی کے آخر تک اپنے چندے ادا کردیں۔"

تحریک جدید کے ہر مجاہد کو خواہ وہ زمیندار جماعتوں سے ہو یا شہری سے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا چندہ اول تو ۳۰ جون تک۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو ۳۱ جولائی تک ادا ہوجائے۔ کیونکہ ۳۱ جولائی السابقون میں شامل ہونے کے دوسرے دور کی آخری تاریخ ہے۔ مگر بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے لئے ۳۱ جولائی کی تاریخ السابقون کی پہلی فہرست میں شامل ہونے کے لئے پہلی تاریخ ہے۔ پس نہ صرف شہری اور زمیندار جماعتوں کو ۳۱ جولائی تک اپنا چندہ داخل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بلکہ بیرون ہند کی جماعتوں کو اس تاریخ تک ادائیگی کی انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

خدا کے خارق عادت سلوک کا انسان
کس طرح مستحق بن سکتا ہے

بالعموم انسان کی طبیعت میں یہ امر داخل ہے۔ کہ وُہ اپنی عادتِ مستمرہ کے مطابق کام کرنا زیادہ پسند کرتا ہے۔ اور اپنی عادت کو ترک کرنا اس کے لئے سخت دوبھر اور مشکل ہوتا ہے۔ حالانکہ اگر انسان خدا کے حکم کے ماتحت اپنی عادت کی اصلاح کرے۔ اور خدائی منشاء کے مطابق عمل بجا لائے۔ تو وُہ خدا کی طرف سے خارق عادت سلوک کا مستحق قرار پاتا ہے۔ اور خدا کے خاص فضلوں اور اُس کے انعامات کا وارث بنتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور اپنے خاص بندوں سے خداتعالےٰ جو خارق عادت سلوک کرتا ہے۔ وُہ تمام لوگوں سے نہیں کرتا۔ کیوں؟ اس لئے کہ خدا کے پیارے اور اس کے خاص بندے اپنی ہر خواہش کو خداتعالےٰ کی مرضی کے ماتحت کر دیتے ہیں۔ لیکن عام لوگ اپنے نفس کے مقابلہ میں خداتعالےٰ کے احکام کی کوئی پروا نہیں کرتے۔

اس بات کو نہ سمجھتے ہُوئے کئی لوگ خداتعالےٰ کے افعال اور اس کے سلوک پر جو مختلف بندوں سے وُہ کرتا ہے معترض ہوتے ہیں۔ حالانکہ خدا کا سلوک بندوں کے حالات کے مطابق ہوتا ہے اور وُہ اپنے بندوں پر ظلم روا نہیں رکھتا سورۃ توبہ میں فرماتا ہے۔ کما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون۔ کہ اللہ کی شان سے یہ بعید ہے۔ کہ وُہ لوگوں پر ظلم کرے۔ لیکن لوگ خود ایسے کام کرتے ہیں۔ کہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

سورۃ رعد میں فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یغیّر ما بقوم حتیٰ یغیّروا ما بانفسھم کہ اللہ تعالےٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا یہاں تک کہ وُہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ انسان تو اپنے مقام اور عادات کو ترک کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ لیکن خدا سے یہ امید رکھے کہ اس کا غیر معمولی فضل اور رحم اُس پر نازل ہو۔

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بعض لوگ خدا کے حکم کے ماتحت پنجگانہ نماز با جماعت کا التزام نہیں رکھتے وُہ بعض نمازوں میں تو مسجد میں آجائیں گے۔ اور بڑے التزام سے آئیں گے۔ مگر بعض نمازوں میں نہیں آتے۔ بلکہ اگر کوئی تلقین بھی کرے۔ تو نہ آنے پر اصرار کرتے ہیں۔ اور کئی قسم کے عذرات پیش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق اگر تحقیق کی جائے۔ تو یہ بات نکلے گی۔ کہ بعض نمازوں میں آنے کی چونکہ اُن کو عادت ہو گئی ہے۔ اس لئے ان میں آجاتے ہیں۔ اور دوسری نمازیں پڑھنے کی انہیں گھر پر عادت ہو گئی ہے۔ اس لئے وُہ ان نمازوں میں مسجد میں نہیں آتے۔ اور اُسے مصیبت کا ایک پہاڑ خیال کرتے ہیں۔ یہی حال ایسے لوگوں کا خدا کے دوسرے اوامر اور نواہی میں ہوتا ہے۔ کہ جس بات کو جی چاہا۔ کر لی۔ اور جسے نہ چاہا۔ نہ کی۔

پس ایسے لوگ جب تک اپنے اندر خشوع و خضوع نہ پیدا کریں۔ اور اپنی عادت کو ترک کر کے اپنی مرضی کو خدا کے منشا کے ماتحت نہ کر دیں۔ تب تک خدا کے خاص فضلوں کے وارث نہیں ہو سکتے۔ اور درحقیقت یہ بات خدا کے خاص بندوں کو ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وانّھا لکبیرۃ الّا علی الخاشعین (بقرہ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے صحابہ کرام کے حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت کے سبب اپنے اندر بہت بڑی تبدیلی پیدا کر لی تھی۔ اور سچے معنوں میں وُہ زمینی سے آسمانی بن گئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

کنتُ محدّثًا مستنطق الغیبات فصار منّاتٍ محدّث الرحمٰن

کتنے ہی بربطی اور سارنگی بجانے والے تھے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے فیض سے مستفیض ہو کر خدائے رحمٰن سے باتیں کرنے والے بن گئے۔ یعنی پہلے تو محدث پھر انہوں نے اپنے اندر ایسی پاک تبدیلی کی۔ کہ محدث ہو گئے۔

پس خدا کے خاص فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان اپنی حالت کو بدلے۔ اپنی عادات کو ترک کرے اور اپنی خواہشات پر اپنے خدا کے احکام کو مقدم جانے۔ پھر دیکھے۔ کہ خدا کا خارق عادت سلوک اُس سے ہوتا ہے یا نہیں۔ اس زمانہ میں جبکہ لوگوں نے خدا کے حکموں کو پس پشت ڈال رکھا تھا۔ خدا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور امام مہدی کو مبعوث فرمایا۔ آپ کے ذریعہ اسلام کو تقویت بخشی اور آپ کو ایسی جماعت مخلصین کی عطا کی۔ جو اپنی ناپسندیدہ عادات کو ترک کرنے والی ہے۔ اور خدا کے خارق عادت سلوک کو پا رہی ہے۔ مگر کئی ہیں۔ جو ابھی عادات کو ترک کرنے میں سست ہیں۔ اس لئے خدا کا خارق عادت سلوک بھی ان سے نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب کشتی نوح میں اپنی جماعت کو یہ تعلیم دی ہے۔ کہ

"باوجود ایک ہونے کے اُس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وُہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے۔ اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے۔ اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہیں۔ کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے۔ بلکہ وُہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں۔ تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اُس پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے۔ خداتعالےٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وُہ خارق عادت قدرت اُسی جگہ دکھلاتا ہے۔ جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑھ ہے۔ یہ خدا ہے۔ جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اُس کو مقدم رکھو" (صفحہ ۱)

پس جو شخص چاہتا ہے۔ کہ خدا کا خارق عادت نیک سلوک اُس سے ہو۔ وُہ خدا کے حکموں کے ماتحت اپنی عادات بنائے۔ اور اپنے مولیٰ اور آقا کے منشاء کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔ تاکہ وُہ خداتعالےٰ کے خارق عادت سلوک کا مستحق ہو۔

خاکسار قمرالدین مولوی فاضل
قادیان

مولوی محمد احسن صاحب امروہی کا مسئلہ نبوت کے متعلق فیصلہ

جناب مولوی محمد احسن صاحب مرحوم نے ایک رسالہ "التبیان فی استہلال العبیان" کے عنوان سے حسب ارشاد و ہدایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھا۔ یہ رسالہ جولائی ۱۹۰۸ء میں شائع ہوا ہے۔ اس کے صفحہ ۴۳ پر متن میں جناب مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔ "اگرچہ علماء متکلمین کرامت کا نام معجزہ نہیں رکھتے۔ بہرحال یہ مذہب ان کا بالضرور ہے۔ کہ کرامت ولی کی معجزہ نبی متبوع کا ہی ہوتا ہے۔ تو اسی لحاظ سے ہم کرامات مسیح موعود کو معجزہ ہی کہتے ہیں۔ بات تو ایک ہی ہے۔ مگر صرف نزاع لفظی ہے" اس جوابی عبارت پر حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں "یہ جواب بموجب مسلک مخالفین کے ہے ورنہ حضرت اقدس مرزا صاحب کو وُہ نبوت طفیلی حاصل ہے جس کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے اور رسول کے مطیعوں کے لئے فرمایا ہے۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین۔ بموجب اس وعدہ صادقہ کے جو اس آیت کے مصداق ہیں۔ جیسا کہ صدیق و شہید و صالحین ہو سکتے ہیں۔ تو وُہ نبی بھی ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے مسیح موعود کے لئے احادیث صحیحہ میں لفظ نبی اللہ کا متعدد جگہ پر آیا ہے۔" (حاشیہ صفحہ ۴۳) اس بیان میں جناب مولوی صاحب نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ

مسلمانوں کی شجاعت اور بہادری

آج سے قریباً ساڑھے تیرہ سو سال قبل جبکہ عرب میں فسق و فجور کثرت سے پھیلا ہوا تھا۔ اور لوگوں نے اپنے حقیقی خالق کو چھوڑ کر جھوٹے بتوں کی طرف رخ کر لیا تھا۔ اور حقیقی توحید ان کے دلوں سے مفقود تھی۔ عیش و عشرت ان کا شیوا تھا۔ بات بات پر جنگ کرنا ان کا وطیرہ تھا۔ نہ صرف یہ کہ معمولی بات پر جنگ بلکہ جنگ میں مدمقابل کو شکست دینے کا شوق ہر دل میں ہوتا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں عرب لوگ جنگ میں بہادری دکھانے کے لئے ایسے تیار رہتے تھے۔ کہ جب کبھی ان کی قوم کی طرف سے انکے کان میں آواز پڑے وہ بغیر دلیل کے ماننے کے لئے تیار رہتے تھے۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎

لا یسألون اخاھم حین یندبھم
فی النائبات علیٰ ما قال برھانا

یعنی یہ کہ جب موت آ پڑتی ہے۔ اور جنگ کی مشکلات وہ لپیٹ جاتے ہیں تو وہ ایسے لوگ ہیں۔ کہ وہ اپنی ہم قوم سے اس کے قول پر دلیل نہیں مانگتے۔ جب وہ ان کو مصیبتوں میں امداد کے لئے بلاتا ہے۔ اور جرأت اور بہادری کا یہ عالم تھا۔ کہ ایک شاعر کہتا ہے ؎

ساغسل عنی العار بالسیف جالباً
علیّ قضاء اللہ ما کان جالباً

کہ میں عنقریب اپنے سے اس عار کو تلوار کے ساتھ دھو ڈالوں گا۔ اس حال میں کہ لانے والا ہو مجھ پر قضاء الٰہی جو لانے والی ہے۔ یعنی ہرچہ بادا باد۔

جب عرب کے لوگوں میں اسلام پھیلا۔ اور انہوں نے ایمان کا جام پیا۔ تو ایسی شجاعت اور بہادری دکھائی۔ کہ دنیا کی کوئی تاریخ اس قسم کی مثال پیش نہیں کر سکتی کامل ایمان حاصل کر کے اپنے اعمال سے انہوں نے ثابت کر دیا۔ کہ مسلمان کبھی کمزور نہیں ہوتے۔ اور کبھی بزدل نہیں ہوتے۔ کیونکہ ایمان غیر معمولی جرأت پیدا کر دیتا ہے۔ اور بزدل کو بھی بہادر بنا دیتا ہے۔

یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے نہائت ہی قلیل تعداد ہوتے ہوئے اور بے سرو سامانی کی حالت میں چند ہی سالوں میں دنیا کا نقشہ بدل دیا۔ حقیقی ایمان اور عشق الٰہی کی وجہ سے ان کی یہ کیفیت ہو چکی تھی۔ کہ وہ اپنی زندگی کی کوئی قیمت نہیں سمجھتے تھے۔ ان کے حوصلے بلند اور ارادے اس قدر مضبوط تھے۔ کہ سخت سے سخت مشکلات کے وقت بھی وہ کسی بات سے خوف نہ کھاتے تھے۔ اس کی چند مثالیں سنیئے۔

(۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب مدین میں داخل ہونا چاہا۔ تو سامنے دریا ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ اس مشکل کا کوئی حل اس وقت نہ تھا۔ آخر ان جوانمردوں نے نتائج سے بے پروا ہو کر اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی مدد فرمائی۔ اور آخر ان میں سے بخیریت کنارہ پر پہونچ گئے۔ ایرانیوں نے دیکھا تو کہا دیواں آمدند یعنی دیو آ گئے ہیں۔ اور شہر کو خالی کر دیا۔ (طبری ص ۲۴۴۱)

(۲) قادسیہ کے میدان میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں جب ایرانیوں کے ساتھ فیصلہ کن جنگ ہوئی۔ تو ایک سخت مشکل سامنے آئی۔ ایرانی ہاتھیوں کو میدان جنگ میں لائے۔ اور وہ جس طرف کا رخ کرتے مسلم مجاہدین کو کچلتے جاتے اور صفوں کی صفیں الٹ دیتے۔ حضرت قعقاع نے یہ تدبیر کی۔ کہ اونٹوں پر سیاہ رنگ کے جھول ڈال کر ان کو ہاتھیوں کے مقابل پر کھڑا کر دیا۔ مگر اس سے بھی خاطر خواہ نتیجہ مرتب نہ ہوا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اسلامی لشکر کے سپہ سالار تھے۔ اور ہاتھیوں کی یلغار کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ انہیں بعض پارسی نومسلموں نے بتایا کہ اگر ہاتھیوں کے سونڈ اور آنکھیں بے کار کر دی جائیں۔ تو پھر یہ کوئی ضرر نہیں پہونچا سکیں گے۔ آپ نے حضرت قعقاع حضرت حمال اور حضرت ربیع کو اس کام پر مامور فرمایا۔ ان

تینوں بہادروں نے ہاتھیوں کو گھیر میں لے لیا۔ اور برچھے مار مار کر ان کی آنکھیں ضائع کرنے لگے۔ ہاتھیوں میں ایک سفید رنگ کا ہاتھی بھی تھا۔ جسے ان کا سپہ سالار کہا جا سکتا تھا۔ حضرت قعقاع نے جرأت سے کام لے کر اس کے سونڈ پر ایسی تلوار ماری۔ کہ وہ کٹ کر الگ جا پڑی۔ اور وہ بے قرار ہو کر بے تحاشا بھاگا۔ اور سب ہاتھی اس کے پیچھے ہوئے۔ اور اس طرح اسلامی لشکر کو ہاتھیوں سے مخلصی حاصل ہوئی۔

عام لوگ اسی کو بہادر کہتے ہیں۔ جو جنگ میں بہادری دکھلائے۔ یہ بھی ایک قسم کی بہادری ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑی بہادری یہ ہے۔ کہ انسان صداقت کو اس وقت قبول کرے۔ جبکہ ہر طرف سے اس کی مخالفت ہو رہی ہو۔ اور دشمن ایذا رسانی پر تلے ہوئے ہوں۔ اور صداقت کو قبول کرنا گویا اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہو۔ صحابہ کرام کی زندگیوں میں اس قسم کی بہادری کی مثالوں کی بھی کمی نہیں۔ تاریخ میں آتا ہے۔ کہ حضرت علیؓ کی عمر بمشکل چودہ پندرہ سال کی ہوگی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خاندان کو تبلیغ کرنے کے لئے ایک دعوت میں جمع کیا۔ جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو چکے تو آپ نے اٹھ کر ان کو دعوت اسلام دی اور فرمایا میں تمہارے سامنے دین و دنیا کی بہترین مثال پیش کرتا ہوں۔ کون ہے جو میرا معاون و مددگار ہو گا۔ سب لوگ یہ بات سنکر چپ رہے۔ لیکن حضرت علیؓ نے اٹھ کر کہا گو میں سب سے چھوٹا ہوں اور کمزور ہوں۔ تاہم آپ کا دست و بازو بنوں گا۔ آپ نے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ پھر اسی سوال کو دہرایا۔ آپ نے تین مرتبہ ایسا کیا۔ لیکن تینوں مرتبہ کوئی نہ بولا سوائے حضرت علی کے۔ کہ آپ نے تینوں مرتبہ کھڑے ہو کر آپ کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ اور اس بات کی کوئی پروا نہ کی۔ کہ خاندان کے سب بڑے بڑے لوگ اس بار کو اٹھانے سے انکار کرتے ہیں۔
(طبری ص ۱۱۷۲)

اسلام میں بہادری اور جرأت کے واقعات صرف مردوں تک ہی محدود نہیں بلکہ عورتوں میں بھی یہ وصف نمایاں نظر آتا ہے۔ غزوہ خندق کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مسلمان خواتین کو ایک قلعہ میں محفوظ کر دیا۔ اور وہاں حضرت حسان کی ڈیوٹی لگا دی۔ ایک دفعہ ایک یہودی قلعہ پر حملہ کی راہ تلاش کرتا ہوا پھاٹک پر آ پہونچا۔ حضرت صفیہ نے اسے دیکھا تو حضرت حسان سے کہا کہ اسے قتل کر دو۔ ورنہ یہ جا کر اپنے ساتھیوں کو اطلاع دے گا۔ جس سے حملہ کا خطرہ ہے۔ لیکن حضرت حسان کی طبیعت ایک بیماری کی وجہ سے ایسی ہو گئی تھی۔ کہ خونریزی دیکھ نہ سکتے تھے انہوں نے معذوری ظاہر کی۔ اس پر حضرت صفیہ خود آگے بڑھیں۔ خیمہ کی ایک چوب اکھیڑی اور قلعہ سے اتر کر اس زور سے یہودی کے سر پر ماری۔ کہ وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت صفیہ نے اس کا سر کاٹ کر قلعہ سے نیچے پھینک دیا۔ تا یہودیوں پر رعب طاری ہو جائے۔ چنانچہ اس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا۔ اور یہودیوں نے سمجھ لیا۔ کہ قلعہ میں ضرور فوج موجود ہے۔ اور انہیں قلعہ پر حملہ کی جرأت نہ ہوئی۔
(طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۲۷)

ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے جرأت کے کیسے کیسے کارنامے دکھائے۔ کیا مردوں کیا عورتوں اور کیا بچوں غرضیکہ ہر ایک میں حقیقی ایمان اور عشق الٰہی کی وجہ سے اتنی جرأت پیدا ہو گئی تھی۔ کہ کسی قسم کا خوف و خطر ان کے پاس بھی نہ پھٹکتا تھا۔ اگر مسلمان اپنے سامنے اپنے بزرگوں کے کارنامے رکھتے۔ اور دیکھتے کہ انہوں نے کس طرح اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر صحیح اور حقیقی قربانی کی۔ اور مشکل سے مشکل وقت میں کیسی جرأت و بہادری دکھائی۔ وہ اگر بھی ایسا ہی کرتے تو آج مسلمان سب سے معزز ہوتے۔ مگر بے دینی اور تن آسانی نے ان کو قعر ذلت میں گرا دیا۔ خاکسار مرزا منور احمد واقف زندگی تحریک جدید

مسلمان بادشاہوں کا سلوک سکھ گورو صاحبان سے

(۲)

سکھوں کے دسویں گورو گوبند صاحب نے ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کے قیام کی غرض سکھ گورو صاحبان کی حفاظت بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

بابے کے بابر کے دؤو
آپ کرے پرمیشر سوؤ
دین شاہ ان کو پہچانو
دنی پت ان کو اٹوانو
جو بابے کے دام نہ دیہہ ہیں
تن تے گہ بابر کے لے ہیں
دے دے تنکو بڑی سزائے
پن لے ہیں گرہ لوٹ بنائے

(دسم گرنتھ صاحب ص۱۲۴۲)

یعنی اللہ تعالےٰ نے (ہندوستان میں) دو سلسلے جاری کئے۔ ایک حضرت بابا نانک صاحب کا اور دوسرا بابر بادشاہ کا۔ ایک کو دین کی سرداری عطا کی گئی۔ اور دوسرے کو دنیا کا سردار بنایا گیا۔ اور بابر خاندان کا سلسلہ حکومت اس لئے قائم کیا گیا۔ کہ اس کے ذریعہ حضرت بابا نانک صاحب کے سلسلہ کی حفاظت کی جائے۔ اور جو لوگ باباجی کا حق ادا نہ کریں ان کو بابر کے سلسلہ کے لوگوں کے ہاتھوں سخت سزا دی جائے۔ گویا ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کا قیام اللہ تعالےٰ نے اس لئے فرمایا۔ کہ ان کے ہاتھوں سے حضرت بابا نانک صاحب کے سلسلہ کی حفاظت کی جائے۔ اب اس کی موجودگی میں کسی سکھ کا کسی مغل بادشاہ کو کوسنا اور یہ خیال کرنا کہ مسلمانوں نے زبردستی ہندوستان پر قبضہ جمایا تھا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ اور اس بات میں بھی کہاں تک صداقت ہو سکتی ہے۔ کہ مسلمان بادشاہوں نے سکھ گورو صاحبان پر ظلم کئے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو گورو گوبند سنگھ جی اسے گورو صاحبان کی محافظ ہرگز قرار نہ دیتے۔ آپ سے قبل نو گورو گزر چکے تھے۔ اس لئے ان کے سامنے ان سب گورو صاحبان کی زندگی تھی۔ اور ان کے ساتھ مسلمان بادشاہوں کی طرف سے جو بھی برتاؤ کیا گیا۔ اس سے آپ بخوبی واقف تھے۔ پس آپ کا مغلیہ سلطنت کو گورو گھر کی محافظ حکومت قرار دینا اس بات کی زبردست دلیل ہے۔ کہ مسلمان بادشاہوں نے فی الواقع سکھ گورو صاحبان کی حفاظت کی۔

سکھوں کے مشہور مؤرخ گیانی گیان سنگھ صاحب نے ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ جو گورو گوبند سنگھ صاحب کے مندرجہ بالا ارشاد کی تائید کرتا ہے اور گیانی صاحب نے اس کے آخر میں گورو گوبند سنگھ صاحب کے اسی ارشاد کا حوالہ دیا ہے۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ اسی واقعہ کے ظہور پر گورو صاحب نے فرمایا۔ کہ اللہ نے مغلیہ سلطنت کے سپرد سکھ گورو صاحبان کی حفاظت کا کام کیا ہے۔ ایک مرتبہ اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لڑکے معظم کو کچھ فوج دے کر پہاڑی راجوں سے لگان وصول کرنے کے لئے آنندپور کی طرف بھیجا۔ اس کے ایک افسر جعفر بیگ نے آنندپور پہونچ کر ان لوگوں کو سخت سزائیں دیں۔ جو گورو گوبند سنگھ صاحب سے عداوت رکھتے تھے۔ چنانچہ گیانی صاحب لکھتے ہیں:۔

"جو لوگ گورو صاحب کے ساتھ عداوت اور دشمنی رکھتے تھے۔ اور جو نمک حرام تھے۔ وہ سب شہزادہ کی آمد کی خبر پاکر بھاگ گئے۔ جعفر بیگ نے ان کو اور دوسرے پہاڑی راجوں وغیرہ کو جو گورو صاحب سے عداوت رکھتے تھے پکڑ پکڑ کر بہت مارپیٹ کی۔ ان کے گھر لوٹ لئے۔ بعضوں کے سر مونہہ منڈوا کر سیاہ کر دئے۔ اور گدھوں پر چڑھوا کر ڈھول بجوائے گئے۔ اور لڑکے پیچھے لگوا دیئے گئے۔ اور شہر بھر میں پھرا کر بے عزت کیا گیا۔ اور بعضوں کو پتھراؤ کیا گیا۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر گورو صاحب نے فرمایا:۔

جو بابے کے دام نہ دیہہ ہیں
تن تے گہ بابر کے لے ہیں۔

(تواریخ گورو خالصہ گورمکھی ص۱۰۶۵)

اس واقعہ سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب کا مغلیہ سلطنت کو سکھ گورو صاحبان کی محافظ قرار دینا اصلیت پر مبنی تھا۔

سکھ تاریخ سے اس قسم کی شہادتیں بکثرت ملتی ہیں۔ کہ مسلمان بادشاہوں نے ہر موقعہ پر سکھ گورو صاحبان کی حفاظت کی۔ اور ہر طرح آرام پہونچاتے رہے۔ اگر کوئی ناگوار واقعہ کسی غلط فہمی کی بنا پر کبھی پیش بھی آیا۔ تو اس کی حقیقت معلوم ہونے پر اعلےٰ مسلم حکام نے اس کی تلافی کر دی۔

میں اس جگہ اس بات کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اگر کسی سکھ مؤرخ نے کسی سکھ گورو صاحب کو کسی قسم کی کوئی تکلیف پہونچنے کا ذکر کیا ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی اس کے کچھ اسباب بھی بیان کئے ہیں۔ لیکن عام لوگ واقعہ کو تو لے لیتے مگر وہ واقعہ جن حالات میں ظہور میں آیا ہوتا ہے۔ ان کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ حالانکہ کسی واقعہ کی اصلیت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ جن حالات میں وہ ظہور میں آئے۔ ان کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ اور جب ہم ان واقعات کو جو سکھ مؤرخین نے لکھے ہیں۔ اس طریق پر دیکھتے ہیں۔ تو ان سے بھی مسلم حکام کی پوزیشن بہت حد تک صاف ہو جاتی ہے۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ یہاں پر ان وجوہات میں سے چند ایک کا ذکر کر دوں۔

اوّل۔ سکھ گورو صاحبان کے بعض قریبی رشتہ دار (جن میں گورو صاحبان کے حقیقی فرزند اور حقیقی بھائی بھی شامل تھے) بقول سکھ علماء سکھ گورو صاحبان سے دشمنی رکھتے تھے۔ اور ہر وقت گورو صاحبان کو نقصان پہونچانے کی فکر میں لگے رہتے تھے۔ سکھ تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ ان معاندین کی طرف سے سکھ گورو صاحبان کو تکالیف پہونچانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ اور بعض مخالفین گورو گھر نے تو حکام وقت کے پاس ان کے خلاف رپورٹیں بھی کیں۔ لیکن مسلمان حکمران ایسی رپورٹوں پر ایکشن لینے میں ہمیشہ بہت احتیاط سے کام لیتے رہے۔ دوم۔ سکھ گورو صاحبان کے مخالف رشتہ داروں کے بعض حکام سے ذاتی تعلقات تھے۔ جن سے وہ فائدہ اٹھانے کی پوری پوری کوشش کرتے تھے۔ اور ان کے ذریعہ اعلےٰ احکام کو بھڑکانے کی سازشیں بھی کرتے رہتے تھے۔

سوم۔ اس وقت کے بعض ہندو معززین کو (جن میں بعض سرکاری حکام بھی شامل تھے) سکھ گورو صاحبان سے بعض معاملات کی بنا پر ذاتی عداوت تھی۔ اس لئے ان کی طرف سے بھی سکھ گورو صاحبان کو نقصان پہونچانے کی کوششیں جاری رہتی تھیں۔ چہارم۔ بعض مسلمانوں کی بھی سکھ گورو صاحبان سے بعض لین دین کے معاملات بگڑ جانے کے باعث کشیدگی تھی۔ جو ان کے مخالف رشتہ داروں کے لئے مفید ثابت ہوتی رہتی تھی۔ اور وہ ایسے لوگوں سے مل کر پورا فائدہ اٹھانے میں مصروف رہتے تھے۔ پنجم۔ بعض سکھ بزرگوں کا طریق عمل ایسا ہو گیا تھا۔ کہ حکومت کو مجبوراً بعض معاملات میں دخل دینا پڑا۔ اگر سکھ بزرگ سیاسی معاملات میں کسی قسم کا دخل نہ دیتے۔ تو مسلمان ہرگز ان سے تعرض نہ کرتے۔ چنانچہ مہاشہ سنت رام اشفتہ لاہو لکھتے ہیں:۔

"اگر (سکھ بزرگ) مسلمان بادشاہوں کے عتاب کا شکار نہ بنے۔ تو اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ انہوں نے بعض ایسے کام کئے تھے جن سے ایک حکمران قوم کو ان پر فوج کشی کرنا ایک لازمی امر تھا۔ اگر سکھ گورو مسلمان حاکموں سے چھیڑ چھاڑ نہ کرتے۔ تو ان پر کسی قسم کی سختی کا نازل ہونا ایک ناممکن امر تھا۔" (ہندو جاتی اور سکھ گورو ص۵)

گوردوارہ ٹربیونل کے فاضل ججوں نے بھی اپنے ایک فیصلہ مقدمہ مانک میں اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ بعض سکھ گورو صاحبان کا طرز عمل حکومت وقت کے خلاف تھا۔ چنانچہ لکھا۔

"وہ (حضرت بابا نانک صاحب) نے اپنے آپ کو اسلام کے خلاف ظاہر نہیں کیا ... ... لیکن گورو گوبند سنگھ صاحب نے گورو ہرگوبند صاحب کے جاری کردہ طریق کا پرچار کرتے ہوئے اپنے اندولن کو سیاسی اور فوجی اور اسلام کے خلاف بنا دیا۔" (اداسی سکھ ہیں۔ شائع کردہ سنت سماچار امرتسر ص۲۲)

اس کے علاوہ سکھ علماء نے یہ بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب اپنے مسندوں کے ذریعہ جنکو گورو ارجن صاحب نے مقرر کیا تھا۔ کہ وہ سکھ مذہب کا پرچار کریں اور لوگوں سے چندے وصول کریں حکومت وقت کے خلاف عام پراپیگنڈا کیا کرتے تھے۔

لکھا ہے:۔ "آپ سکھ مسندوں کو سکھوں کے پاس چندہ وصول کرنے اور پیغام پہنچانے کیلئے بھیجا کرتے تھے۔ نیز ان کا پروگرام عام پبلک کو ظالم حکومت کے خلاف ابھارنے کے لئے پروپیگنڈا کرنا ہوتا تھا۔"

(اخبار سوجی امرتسر ۱۸ جنوری ۱۹۳۷ء)

یہ پانچ وجوہ ایسی ہیں۔ جن سے سکھ مورخین کو بھی اتفاق ہے۔ پس اگر کسی سکھ گورو صاحب کو کبھی کوئی تکلیف پیش آئی۔ تو اس صورت میں ان پانچوں وجوہ میں سے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی۔ اور ان وجوہ میں سے بعض ایسی ہیں۔ جن کو کوئی بھی حکومت برداشت نہیں کر سکتی۔ خود گورو گوبند سنگھ صاحب نے اپنے خلاف سازش کرنے والوں کو سخت سزائیں دیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

ستگور حکم خالصے بھیو
مسند بھینٹ چنڈی کر دیو
کئی شستر ین کئی نہل چلائے
کئی گھسیٹ مارے کئی تیل تلائے

(بھنگو رتن سنگھ پنتھ پرکاش ص۳۶)

یعنی گورو صاحب نے خالصہ جی کو حکم دیا۔ کہ سب مسندوں کو چنڈی (تلوار) کی نذر کر دو۔ اس پر سکھوں نے بعضوں کو قتل کر دیا۔ اور بعضوں کو گھسیٹ گھسیٹ کر مار ڈالا۔ اور بعضوں کو تیل میں تل کر ہلاک کر دیا۔ مسندوں کی اس بغاوت کا ذکر گور پرتاپ سورج گرنتھ رت ۳ انسو ۱۷۔ اور تواریخ گورو خالصہ مصنفہ گیانی گیان سنگھ صاحب کے ص۱۰۹۹ پر اور "دیغ تیغ کا مالک" مصنفہ مشہور سکھ لیڈر گیانی شیر سنگھ صاحب کے ص۲۶۹ پر۔

پس گورو گوبند سنگھ صاحب کا طرز عمل بھی اس بات کی تائید کرتا ہے۔ کہ بغاوت کوئی پسندیدہ فعل نہیں۔ مسلمان بادشاہ سکھ گورو صاحبان کے ہرگز ہرگز مخالف نہ تھے۔ اور نہ ان کا یہ خیال تھا کہ وہ سکھ گورو صاحبان کو کسی قسم کی تکلیف پہنچائیں۔ گیانی گیان سنگھ صاحب اورنگ زیب کے وقت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "گورو کے سکھوں کو خدا پرست یعنی توحید کے پرستار اور بابا نانک شاہ کے سیوک سمجھ کر کچھ نہیں کہتے تھے۔ کیونکہ وہ بت پرستوں کو یعنی پترما کی پوجا کرنے والوں کو کافر یقین کرتے تھے۔ اور سکھوں کو توحید پرست دیکھ کر کافر نہیں کہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت کی آگ میں گورسکھی کا باغ ہرا بھرا بنا رہا۔"

(تواریخ گورو خالصہ ص۲۵۷) ✓

نتیجہ امتحان تجلیات الٰہیہ و برکات الدعاء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ کو ارشاد فرمایا۔ "حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں پڑھنے کے لئے کہا جائے۔ اور پھر ان کا امتحان لیا جائے۔" حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر تین ماہ کے بعد ایک امتحان کا اہتمام کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں گذشتہ امتحان ۲۶ رشہادت منعقد ہوا جسکے لئے "تجلیات الٰہیہ" اور "برکات الدعا" بطور نصاب مقرر تھیں۔ قادیان کے ۱۱۶۔ اور بیرونجات کی ۳۵ مختلف جماعتوں کے ۱۶۸۔ کل ۲۸۴ امیدوار شامل امتحان ہوئے۔ جن میں سے ۲۵۷ کامیاب رہے۔ گویا نتیجہ تقریباً ۹۰ فیصدی نکلا۔ اسدفعہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۴۹/۵۰ نمبر حاصل کرکے اول اور مدرسہ احمدیہ کے ایک طالب علم مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ۴۸/۵۰ نمبر حاصل کرکے دوئم رہے۔ ہم اول و دوئم رہنے والوں کی خدمت میں خصوصاً اور باقی کامیاب احباب کی خدمت میں عموماً ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ملتجی ہیں۔ کہ وہ اس اعزاز و کامیابی کو ان کے لئے آئندہ دینی و دنیاوی ترقیات کے حصول کا پیش خیمہ بنا دے۔ اور انہیں نیز ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آسمان سے لائے ہوئے علم سے بیش از پیش علمی و عملی استفادہ کی توفیق بخشے۔ اس امر کا بیان موجب مسرت ہوگا۔ کہ گذشتہ امتحان میں ہماری ایک لاہور کی احمدی بہن کی تحریک پر ایک غیر احمدی خاتون بھی شامل ہو کر اچھے نمبروں پر پاس ہوئیں۔ اگر احباب اپنی اس بہن کے نقش قدم پر اس تحریک کو عام کریں۔ تو اس سے بفضلہ تعالیٰ بہت زیادہ نیک نتائج نکلنے کی توقع ہو سکتی ہے۔ آئندہ امتحان انشاء اللہ العزیز اواخر جولائی میں منعقد ہوگا جس کے لئے شہادۃ القرآن بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ زعماء و قواد سے التماس ہے۔ کہ وہ جلد از جلد امیدواران کے اسماء معہ فیس داخلہ بحساب یک پیسہ فی کس بھجوائیں۔

ذیل میں امیدواران بیرونجات کی اطلاع کے لئے انکا نتیجہ امتحان شائع کیا جاتا ہے۔

خاکسار مشتاق احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان۔

شہر دہلی مکرم محمد بشیر احمد صاحب ۱۸/۵۰۔ مکرم منیر احمد صاحب ۲۳۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب ۱۷۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب منصور ۳۳۔ مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ۲۹۔ مکرم عبد اللہ خانصاحب ورک ۴۳ مکرم خواجہ عبد الغنی صاحب ۳۳ مکرم شیخ محمد شریف صاحب ۳۶۔ مکرم محمد اسماعیل صاحب آزاد ۳۸۔ ؍ شیخ محمود مظفر صاحب ۱۷ ؍ سید برکات احمد صاحب ۲۳۔ ؍ محمد اسلم صاحب ۳۱۔ ؍ انشاء اللہ خاں صاحب ۲۴ صاحبزادہ میاں عباس احمد صاحب ۳۲۔ ؍ عبد الرشید صاحب گجراتی ۱۸۔ **کٹک** مکرم سید عبد النور صاحب ۱۷ مکرم سید مبشر الدین صاحب ۲۸۔ ؍ فضل عمر صاحب ۱۷۔ مکرم عبد السلام صاحب ۲۴ ؍ احمد رضی اللہ صاحب ۲۴۔ **کراچی شہر** مکرم امین الدین صاحب عباسی ۴۴۔ مکرم عبد الحکیم صاحب ۳۰ ؍ محمد نواز صاحب کٹکی ۲۹۔ مکرم انور علی صاحب ۳۵۔ مکرم قریشی مہر محمد صاحب ۲۱ ؍ عبد الرشید بیگ صاحب ۳۰۔ ؍ احمد جان صاحب ۳۸۔ ؍ نفل احمد صاحب ۳۲ ؍ عبد الرحیم بیگ صاحب ۳۸۔ ؍ محمود احمد صاحب ۲۰۔ ؍ اللہ داد صاحب ۳۳ ؍ غلام حسین صاحب ۳۵۔ **سیالکوٹ شہر** مکرم خدا بخش صاحب عبد ۴۰۔ مکرم محمد اقبال صاحب ۳۰ ؍ سید عبد الغفور صاحب ۲۹۔ مکرم سید اعجاز احمد صاحب ۴۰۔ مکرم عزیز الحق صاحب ۳۷ ؍ مکرم الٰہی صاحب ۳۰۔ محترمہ سیدہ تنویر اسلام صاحبہ ۱۷۔ محترمہ سیدہ شوکت صاحبہ ۳۴ محترمہ سیدہ مبارکہ صاحبہ ۲۸۔ ؍ ؍ مریم صاحبہ ۱۸۔ ؍ ہمشیرہ غوث نیاز بیگم صاحبہ ۱۷ ؍ ؍ عظمت صاحبہ ۲۱۔ ؍ ؍ آسیہ صاحبہ ۲۵۔ **لوہلہ مہاراں (ضلع سیالکوٹ)** ؍ ام کلثوم بیگم صاحبہ ۳۳۔ **ٹنڈی ونم (مدراس)** مکرم شیخ محمود الحسن صاحب آئی۔ سی۔ ایس ؍ مسز زینب حسن صاحبہ ۴۲ **سکندرآباد (دکن)** مکرم یوسف احمد دین صاحب ۴۰۔ مکرم علی محمد الہ دین صاحب ۳۴ مکرم جانی میاں صاحب ۳۲۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ ۳۳۔ مکرم مسیح الدین الہ دین صاحب ۲۱ محترمہ حور بانو الہ دین صاحبہ ۲۱۔ مکرم محمد یٰسین شریف صاحب ۱۷۔ محترمہ ہاجرہ صاحبہ بنت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب ۳۸ **فیروزپور چھاؤنی** مکرم فضل محمد خانصاحب نسیم ۱۹۔ محترمہ اہلیہ فضل محمد خانصاحب نسیم ۱۸۔ مکرم رسول احمد صاحب ۳۲ مکرم عنایت اللہ خانصاحب خلیل مولوی فاضل ۴۰۔ **شہر لکھنو** محترمہ احمدی بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر وارث علی صاحب ۳۶

دنیاپور (ملتان ضلع) مکرم غلام قادر صاحب ۲ - مکرم محمد اسماعیل صاحب ۳۲ -
مکرم محمد منیر صاحب ۲۰ - لودہراں (ضلع ملتان) مکرم محمد منظور احمد خانصاحب ایاز ۳۵
کوہاٹ :- مکرم یوسف علی صاحب ۲۸ - مکرم محمد یامین صاحب ندیم ۳۰ - مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ۱۷
شہر لاہور (حلقہ چابک سواراں) محترمہ شہزادی تسنیم صاحبہ ۲۶ - محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ ۲۴
(حلقہ اسلامیہ پارک) مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب ۳۰ - مکرم شیخ محمد شفیع صاحب ۳۷ - مکرم سید احمد خانصاحب ۳۰
مکرم محمد ذاکر خانصاحب ۴۰ - مکرم شیخ عبید اللہ صاحب ۳۷ - مکرم چودہری محمد افضل صاحب ۳۶
" چودہری عبدالستار صاحب ۳۹ (حلقہ بیرون دہلی دروازہ) مکرم قاضی رشید الدین صاحب ۳۲
" ڈاکٹر احمد علی صاحب ۲۹ - مکرم مرزا رحمت اللہ صاحب ۳۵ - " میاں مجید احمد صاحب ۳۳
" مولوی برکات احمد صاحب ۴۲ - " میاں سلیم عارف صاحب ۳۳ - " عبدالمجید صاحب ۲۱
" شیخ عبدالحمید صاحب ۳۵ - " فیروز محی الدین صاحب ۳۳ - (حلقہ سول لائین)
" " لطف الرحمن صاحب ۴۲ - محترمہ رضیہ دلشاد صاحبہ ۲۷ - مکرم سید سعید خالد صاحب ۳۴
" میاں غلام محمد ثالث صاحب ۳۱ - مکرم میاں سلطان محمود صاحب ۳۰ - " مسٹر عطا محمد صاحب ۳۲
محترمہ سعیدہ اے حمید صاحبہ ۳۲ - " چودہری غلام احمد صاحب ۲۵ - " چودہری محمد منیر صاحب ۲۸
مکرم میاں ضیاء الدین احمد صاحب ۳۶ - " عبدالکریم خانصاحب ۴۴ - لاہور چھاؤنی مکرم نسیم سیفی صاحب بی،
کلکتہ :- مکرم محمد شمس الدین صاحب ۲۶ - پورینی (بھاگلپور) مکرم محمد ابراہیم صاحب ۳۲ محترمہ حمیرہ صاحبہ بنت ظریف صاحب ۳۱
محترمہ ریحانہ صاحبہ بنت ظریف صاحب ۴۲ محترمہ ناصرہ صاحبہ بنت ظریف صاحب ۲۰ - محترمہ ام حسان صاحبہ ۲۸
بریلی - محترمہ ناصرہ خاتون نصرت صاحبہ بنت مکرم محمد یونس صاحب ۲۶ - کھاریاں (ضلع گجرات)
مکرم غلام احمد صاحب ۲۹ - مکرم بشیر احمد صاحب ۱۷ - مکرم فرمان علی صاحب ۳۳
" منشی محمد عبداللہ صاحب ۲۸ - مکرم غلام حیدر صاحب رشید مدرس تدریس تحریک جدید ۲۸ محترمہ زینب بی بی صاحبہ ۱۷
محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ ۱۷ - محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ ۱۷ - امین آباد (ضلع گوجرانوالہ) مکرم شیخ محمد امین صاحب ۲۶
مکرم میاں عبدالحق صاحب جنجوعہ ۲۳ - مکرم محمد نذیر خانصاحب ۲۳ محترمہ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد حنیف خانصاحب ۲۴
نوشہرہ (صوبہ سرحد) مکرم چوہدری غلام علی صاحب اپنچ - ای - ایس ۲۱ - مکرم مرزا غلام حیدر صاحب وکیل ۲۵
مکرم محمد صادق صاحب ۱۷ - سرخ ڈھیری تحصیل صوابی (ضلع مردان) مکرم ایم محمد یونس صاحب کاکاخیل ۲۷
شاہ پور صدر :- محترمہ روشن بخت صاحبہ اہلیہ قریشی غلام احمد صاحب ضلعدار نہر ۲۴ - راہوں (ضلع جالندہر)
مکرم فضل الٰہی صاحب ۳۴ - کریام (ضلع جالندہر) مکرم عبدالحی خانصاحب ۲۴ - مکرم محمد ظہور الدین صاحب ۲۳
" بہادر جنگ صاحب ۱۷ - مکرم احمد خان صاحب ۱۷ - مکرم فضل احمد خانصاحب ۲۸ - جہلم - ایک صاحب ۱۱
محترمہ نصرت جہان بیگم صاحبہ ۲۲ - سید والا (ضلع شیخوپورہ) مکرم محمد ابراہیم صاحب قمر ۳۲ -
شہر لائلپور - مکرم محمد عبدالسلام صاحب بی - ایس - سی ۳۴ - مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۳۷ - ایک صاحب ۵
ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور) مکرم محمد عبداللہ صاحب ۲۶ - مکرم فضل الٰہی صاحب ۲۵ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ ۱۹
محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ ۲۱ - شہر گوجرانوالہ - مکرم عبدالرشید صاحب کوثر ۲۸ - مکرم عبداللطیف صاحب ۱۷
مکرم عبدالحق صاحب ۱۷ - مکرم عبدالحمید صاحب ۲۴ - سرگودہا شہر - مکرم محمد احمد صاحب ۱۹
مکرم غلام رسول صاحب ۲۸ - مکرم رشید احمد صاحب ۲۱ - مکرم فضل احمد صاحب ایم - ڈی - آئی ۳۴
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری فضل احمد صاحب ۲۸ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بیگم جناب صاحبزادہ
مرزا مظفر احمد صاحب آئی - سی - ایس - اسسٹنٹ کمشنر سرگودہا ۳۷ - چک ۹۹ شمالی سرگودہا)
مکرم محمد طفیل صاحب ۲۶ - مکرم غلام رسول صاحب ۲۷ - مکرم حمید احمد صاحب ۲۱ - مکرم سلطان احمد صاحب ۱۸
ایک صاحب ۱۰ - ایک صاحب ۱۰ - ایک صاحب ۱۰ - جبل پور - ایک صاحب ۱۲ - مکرم شیخ
غلام صادق صاحب ۱۷ - مکرم نواب الدین صاحب ۲۲
مکرم ملک عنایت اللہ صاحب ۱۷ - بھاگلپور (بہار)
مکرمہ خولہ صاحبہ بنت عبدالقادر صاحب ۲۸
جمشید پور - مکرم سید حسام الدین احمد صاحب ۲۸
مکرم عبدالمجید صاحب ۳۰ - مکرم عبدالسمیع صاحب ۳۲
متفرق - ایک صاحب ۱۱ - سید حمید الدین احمد
صاحب ۲۶ - نذیر احمد صاحب ۱۷

"الفضل" کے معاونین

حال میں جن اصحاب نے الفضل کی امداد فرمائی ہے - ان کے اسمائے گرامی ذیل میں شکریہ کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں - دعا ہے - اللہ تعالیٰ اُن اصحاب کو اس صدقہ جاریہ کا اجر عظیم عطا فرمائے - اُمید ہے - دوسرے دوست بھی اس کار خیر میں حصہ لے کر اپنے قومی روزنامہ کی امداد فرمائیں گے -

(۱) جناب شیخ نیاز محمد ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس - آپنے ایک خریدار مرحمت فرمایا -

(۲) جناب محمد یامین صاحب ندیم کوہاٹ - آپنے آٹھ غیر احمدی معززین کے پتے ارسال کرتے ہوئے بیس روپیہ کی رقم بھجوائی ہے - تا ان کے نام ایک ایک سال کیلئے خطبہ نمبر جاری کردیا جائے (۳) جناب مرزا محمد شریف بیگ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل گوجرانوالہ - آپ نے خطبہ نمبر کے دو خریدار مرحمت فرمائے -

منیجر "الفضل"

احباب کو ضروری اطلاع

الفضل مورخہ ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ جون میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن میں سے بعض کا چندہ ختم ہو چکا ہے - اور بعض کا ۲۰ جولائی ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے - اُن میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں - جو خود بخود چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں - ہم تمام احباب سے گذارش کرتے ہیں - کہ ۳۰ جون تک چندہ ارسال فرماویں - اور کوشش کریں - کہ سال کا یکمشت چندہ ادا ہو جائے - جو احباب اس تاریخ تک چندہ ارسال نہ فرمائیں گے - اور نہ وی - پی روکنے کی اطلاع دیں گے - ان کی خدمت میں یکم جولائی کو وی - پی ارسال ہونگے -

منیجر "الفضل"

اعلان

حصہ داران دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹیڈ قادیان کو بموجب فیصلہ جنرل میٹنگ منعقدہ ۱۴-۶-۴۲ مطلع کیا جاتا ہے - کہ جن حصہ داروں نے دوسرا مطالبہ بحساب اڑہائی روپیہ فی حصہ تاحال ادا نہیں کیا - وہ اگر ۱۵ جولائی تک اپنی بقایا رقم ادا نہ کرینگے - تو ان کے حصص ضبط کرلئے جائیں گے - اور بیرون ہند میں جو حصہ دار ہیں - ان کیلئے آخری تاریخ ۳۱ اگست ہے -

مینیجنگ ڈائرکٹر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۷ جون۔ لیبیا کی جنگ کے متعلق جو اطلاعات آئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجیں طبروق کی سپلائی لائن کو کاٹنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انہوں نے ایکروما اور سیدی زریغ پر زور دار حملے کئے۔ جو ناکام کر دئے گئے۔ طبروق سے بیس میل مغرب میں نائٹس برج کے نزدیک دشمن نے التمار کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ اصل جنگ اسوقت ایکروما کے علاقہ میں ہو رہی ہے۔ طبروق کے علاقہ کی تمام فوجیں طبروق کے اندر بلالی گئی ہیں۔ اور جرمن اسوقت گویا طبروق کے بیرونی مورچوں کے پاس کھڑے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنرل رومیل اب تازہ تیل اور بارود کی انتظار میں ہے۔ اس کے دباؤ سے کسی کو انکار نہیں۔ طبروق کے سلسلہ رسل و رسائل کو نمایاں خطرہ ہے۔ لیکن جنوبی علاقہ پر قابض دو برطانی ڈویژنوں کے لئے خطرہ دور ہو چکا ہے۔ اور انکا مستقبل روشن نظر آتا ہے۔

ماسکو ۱۷ جون۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے کہ سبسٹاپول کی قلعہ نما بندرگاہ کے دروازوں پر زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ اور دشمن کو کامیابی سے یہاں روکا جا رہا ہے۔ جرمنوں کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ انکی چار پیادہ بٹالینوں کا صفایا کر دیا گیا۔ روسی گذشتہ بارہ روز سے جرمنوں کی خوفناک بمباری کا کامیابی سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ لیکن سبسٹاپول کے روسی شہریوں نے بھی قسمیں کھائی ہیں۔ کہ وہ جان پر کھیل جائیں گے۔ مگر شہر میں دشمن کو قدم نہ رکھنے دینگے۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے آج سبسٹاپول کے بیرونی مورچوں کی ایک چھوٹی سی چھاؤنی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور وہ خندقیں کھودنے والے مزدوروں کو یہاں بھاری مقدار میں جمع کر رہے ہیں۔ خارکوف کے محاذ سے بھی کوئی خاص اطلاع نہیں آئی۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ یہاں روسی فوجوں نے بعض مقامات پر جوابی حملے کر کے جرمنوں کو بھگا دیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایک ہفتہ کی زور دار جنگ کے بعد اب یہاں جنگ کسی قدر ڈھیلی پڑ گئی ہے۔

چنگنگ ۱۷ جون۔ ایک چینی اعلان مظہر ہے کہ چینی فوج نے صوبہ کیانگسی کے شہر گوانگ یِنگ کے جنوب مغرب میں گیارہ میل کے فاصلہ پر واقعہ ایک شہر شینگاؤ کو خالی کر دیا ہے۔ تاہم سکے جنوبی محاذ پر شدت کی جنگ جاری ہے اور چینی یہاں زبردست مزاحمت کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۷ جون۔ برطانیہ سے جہازوں کا ایک قافلہ بہت سا سامان جنگ و رسد لیکر مالٹا اور طبروق کیلئے روانہ ہوا تھا۔ بحیرہ روم میں دشمن کا ایک بہت بڑا بیڑہ اور قریباً تین سو طیاروں نے اس پر حملہ کیا۔ مگر یہ قافلہ معمولی سا نقصان اٹھانیکے بعد منزل مقصود پر سلامتی سے پہنچ گیا۔ البتہ اس لڑائی میں اٹلی کا ایک دس ہزار ٹن کا کروزر اور دو تباہ کن جہاز ڈوب گئے اور بہت سے طیارے برباد ہوئے۔ روم ریڈیو نے خود بھی ایک کروزر اور ۲۰ طیاروں کے نقصان کا اعتراف کر لیا ہے۔ نازی ریڈیو نے یہ گپ ہانکی ہے کہ برطانی قافلہ جبل الطارق کیطرف واپس لوٹنے پر مجبور کر دیا گیا۔

لنڈن ۱۷ جون۔ ایک سرکاری کمیونک میں کہا گیا ہے کہ ساحل بحیرہ روم پر فضائی اڈے موجود نہ ہونے کی وجہ سے بحیرہ روم میں جہازی قافلوں کو لے جانا سخت مشکل ہے۔ جو قافلہ طبروق اور مالٹا کیلئے روانہ ہوا تھا ایک مرحلہ پر اسے حفاظت کیلئے طیارے بہم نہ پہنچائے جا سکے یہی وجہ ہے کہ اس مہم میں محدود کامیابی ہوئی۔ اور بعض اشیاء نقصان کے بعد منزل پر پہنچائی جا سکیں۔

لنڈن ۱۷ جون۔ آج ایوان عام میں مسٹر ایڈن نے بیان کیا۔ کہ اس جنگ کے اہم مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ جرمنوں نے مقبوضہ ممالک میں جو جرائم کئے ہیں۔ ان کی انہیں سزا دی جائے۔

برلن ۱۷ جون۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ تک بند رہنے کے بعد آج نیو تھریس کے نئے پلوں کے ذریعہ ترکی اور یورپ کے درمیان ریلوے کا سلسلہ آمد و رفت شروع ہو گیا۔

لنڈن ۱۷ جون۔ آج ایوان عام میں مسٹر ایڈن نے کہا کہ جرمن پولینڈ کے ہر باشندہ سے جبراً مزدوری کراتے ہیں۔ لیکن جنگ کے بعد ہم بھی نازی پارٹی کے ہر ایک ممبر سے اس قسم کا کام کرایا کریں گے۔

چنگنگ ۱۷ جون۔ چنگنگ سے کیانگسی کو جو ریلوے لائن جاتی ہے۔ اسکے لئے لڑائی بڑے زور سے ہو رہی ہے۔ چینیوں نے نانچنگ کا شہر جاپانیوں سے چھین لیا ہے۔ یہاں ایک ہزار جاپانی ہلاک و مجروح ہوئے۔ چینی فوج نے ریلوے لائن کا کچھ حصہ توڑ دیا ہے تاکہ جاپانی اس سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

لنڈن ۱۷ جون۔ ایک امریکن نامہ نگار جو تین ہفتہ قبل جرمنی میں نظر بند تھا۔ یہاں پہنچا ہے۔ اسنے ایک بیان میں کہا کہ ہٹلر نے پیش بندی کے طور پر مغربی مورچہ پر بھاری تعداد میں فوجیں جمع کر رکھی ہیں جنکی تعداد غالباً تیس سے چالیس ڈویژن ہے۔ غرض یہ ہے کہ برطانیہ کیطرف سے حملہ کی صورت میں اسے کامیابی سے روکا جا سکے۔

لاہور ۱۷ جون۔ سر سکندر بلدیو سنگھ سمجھوتہ کے متعلق گفت و شنید آج تمام دن جاری رہی۔ ایکدوسرے کو مکتوب بھی بھیجے گئے۔ ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ خیال ہے کہ گفت و شنید نازک مرحلہ پر پہنچ چکی ہے۔ آج سردار بلدیو سنگھ نے وزیر اعظم سے ملاقات بھی کی۔ مگر کوئی بیان نہیں دیا۔

لاہور ۱۷ جون۔ سر سکندر بلدیو سنگھ سمجھوتہ کے ضمن میں کہا جاتا ہے کہ سر سکندر حیات خان صاحب نے شہری ہندو پارٹی سے سمجھوتہ کیلئے اسکے لیڈر رائے بہادر گوپال داس صاحب کو ملاقات کی دعوت دی۔ ملاقات ہوئی۔ مگر رائے بہادر نے کہدیا کہ ہمارے اختلافات گورنمنٹ کے ساتھ اصولی ہیں۔ اسلئے سمجھوتہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

لاہور ۱۷ جون۔ بکری ٹیکس کے سلسلہ میں بیوپار منڈل نے جو اپیل فنانشل کمشنر کی عدالت میں کر رکھی تھی۔ آج اسکا فیصلہ سنا دیا گیا۔ جسمیں قرار دیا گیا ہے کہ ۴۱-۱۹۴۰ء کی بکری کی بناء پر تشخیص ٹیکس کے نوٹس ناجائز ہیں۔ اس سال کی بکری کی تشخیص کے تمام نوٹس فنانشل کمشنر نے منسوخ کر دئے ہیں۔ ۱۹۴۱ء سے پہلے کی بکری کے متعلق نہ تو نقشے طلب کئے جا سکتے ہیں اور نہ اسکی بناء پر کوئی ٹیکس تشخیص کیا جا سکتا ہے۔

لاہور ۱۷ جون۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ خالص سونا اور چاندی پر کوئی سیلز ٹیکس نہیں لگیگا لیکن اسکا کاروبار کرنیوالے کیلئے ضروری ہے کہ دس روپیہ سالانہ ادا کر کے لائسنس حاصل کرے۔

بمبئی ۱۷ جون۔ پنڈت نہرو صاحب نے ایک پریس انٹرویو میں کہا کہ میں اس بات پر گاندھی جی سے متفق ہوں کہ انگریزوں سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ یہاں سے واپس چلے جائیں۔ مگر واپسی سے میری مراد یہ ہے۔ کہ وہ مکمل سیاسی اختیارات ہندوستانیوں کے حوالے کر دیں۔

دہلی ۱۷ جون۔ ایک سرکاری اعلان میں لوگوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ سندھ کے جس علاقہ میں مارشل لاء جاری ہے۔ اسکے چھوٹے چھوٹے دیہات میں رہنے والوں کو چاہیئے۔ کہ بڑے بڑے دیہات میں آکر آباد ہو جائیں۔ جہاں ذمہ دار لوگوں کو حفاظت کے لئے اسلحہ مہیا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حروں کا ایک گروہ گھوڑکی سے ۲۲ میل جنوب میں دیکھا گیا ایک اور گاؤں پر چھاپا مار کر ۱۸ حر گرفتار کئے گئے۔

کلکتہ ۱۷ جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کلکتہ اور نواحی رقبوں نیز چٹاگانگ میں عورتوں۔ لڑکیوں اور لڑکوں کے تمام سرکاری سکول اور درسگاہیں موجودہ تعطیلات کے بعد مزید احکام جاری ہونے تک بند رہیں گی غیر سرکاری سکولوں کو بھی اس مشورہ پر عمل کرنے کو کہا گیا ہے۔

کینبرا ۱۷ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل ۲۷ جاپانی طیاروں نے پورٹ ڈارون پر پھر حملہ کیا۔ ان میں سے ۴ گرا لئے گئے۔ آسٹریلیا پر سب سے بڑی فضائی جنگ لڑی گئی۔ آج پھر ڈارون پر بمباری ہوئی۔

کینبرا ۱۷ جون۔ آج آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ آسٹریلیا پر جاپان کے حملہ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ آپنے کہا کہ اگر آسٹریلیا ختم ہو گیا۔ تو اتحادیوں کے لئے فتح حاصل کرنا مشکل ہو جائیگا۔

بلوم فونٹین ۱۷ جون (جنوبی افریقہ) آج صبح یہاں اس شہر پر چند مقامات پر آگ لگانے والے بم پھینکے گئے۔ دھماکے کی وجہ سے بڑا نقصان پہنچا۔ ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں آگ بھڑک اٹھی اور ضروری ریکارڈ جلکر تباہ ہو گیا۔

چنگنگ ۱۷ جون۔ چینی جمہوریت کے صدر ڈاکٹر سن فو نے ایک تقریر میں کہا کہ دسمبر ۱۹۴۲ء تک جرمنی کی شکست یقینی ہے۔ نیز آپ نے کہا کہ سائبیریا پر جاپانی حملہ اب صرف چند روز کی بات ہے۔ مانچوریا کی سرحد پر اٹھارہ سے تیس ڈویژن تک جاپانی فوج جمع ہو چکی ہے۔ جاپانی جہاز بڑی سرعت سے وہاں اکٹھے ہو رہے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی